بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۳ شہادت ۱۳۴۰ ہش | ۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء | نمبر ۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۲ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج ۹ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت شفائے کامل و عاجل اور درازئ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

"ہم کیوبا کو اشتراکی تخریب کے لئے اڈہ نہیں بننے دیں گے" (کینیڈی)

سابق نائب صدر نکسن کی طرف سے صدر کینیڈی کو مکمل حمایت کی یقین دہانی

ھوانا ۲۲ اپریل۔ کیوبا کے دارالحکومت میں امن کی بحالی کے بعد خبروں کا بلیک آؤٹ ختم کر دیا گیا ہے۔ نامہ نگاروں کو کل امریکہ سے ٹیلیفون پر گفتگو کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ دریں اثنا ان خبروں کی تردید ہو گئی ہے کہ وزیر اعظم کاسترو محاذ جنگ پر زخمی ہو گئے تھے۔ وہ دارالحکومت واپس پہنچنے والے ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ کیوبا کی پولیس نے متعدد محبان وطن اور پچاس غیر ملکیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ کئی پادری بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔ دو امریکی نامہ نگار اور ایک برطانوی فوٹو گرافر بھی گرفتار شدگان میں ہیں۔

صدر کینیڈی نے کل رات روس کو انتہائی سخت الفاظ میں متنبہ کیا کہ وہ کیوبا کے راستے مغربی کرۂ ارض میں اشتراکی پیش قدمی کو روکنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں کیوبا کو اعصابی جنگ کا بہت بڑا مسئلہ تصور کرتا ہوں۔ صدر کینیڈی نے کہا ہم اپنے ساحل سے نوے میل دور کیوبا کو اشتراکی تخریب کا اڈہ نہیں بننے دیں گے۔ صدر نے ایڈیٹروں کے اجتماع میں کہا۔ اس نصف کرۂ ارض کی دوسری قومیں خواہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام ہی رہیں ہم نے بہرحال یہ عزم صمیم کر لیا ہے کہ ہم اپنی سلامتی کے تحفظ کے لئے اپنے فرائض بجا لائیں گے۔ صدر کینیڈی نے لاطینی امریکہ میں کمیونسٹوں کی سیاسی اور اقتصادی یلغار کو رد کرنے کے لئے امریکی فوجوں، حکمت عملی۔ اور دوسرے وسائل کے متعلق دوبارہ غور کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

گزشتہ صدارتی انتخابات میں مسٹر کینیڈی کے حریف اور امریکہ کے سابق نائب صدر رچرڈ نکسن نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ صدر کینیڈی نے کیوبا کے بحران کے بارے میں جو کچھ کیا ہے۔ میں اس پر کوئی نکتہ چینی نہیں کروں گا۔ انہیں میری مکمل حمایت حاصل ہے"

"تاہم صدر کینیڈی کو چاہیئے کہ وہ کیوبا کے عوام کی امداد کا کوئی ٹھوس پروگرام تیار کریں تاکہ وہ کیوبا کو آزاد کرانے کے لئے اپنی تمنائیں پوری کر سکیں۔ امریکہ کا قومی مفاد اسی کا متقاضی ہے"

واشنگٹن میں ۶ جون کو پاکستان کی مالی ضروریات پر غور ہو گا

اجلاس میں امریکہ برطانیہ اور مغربی جرمنی کے علاوہ جاپان اور فرانس بھی شریک ہوں گے

راولپنڈی ۲۲ اپریل۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان کے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ اور آئندہ دو برسوں کے لئے پاکستان کی مالی ضروریات پر غور کرنے کے لئے عالمی بنک کا اجلاس ۶ جون کو واشنگٹن میں منعقد ہو گا۔ انہوں نے کہا آئندہ دو مالی برسوں کے لئے مطلوبہ رقوم کے اعداد و شمار پیش کئے جائیں گے۔ وزیر خزانہ نے اس توقع کا اظہار کیا کہ اس اجلاس کی بات چیت کے نتیجہ میں آئندہ مالی سال (۶۲-۱۹۶۱ء) کے لئے امداد کے پختہ وعدے ہوں گے۔ اور ۶۳-۱۹۶۲ء کے مالی سال کے بارے میں عالمی بنک اور دوسرے ممالک کو پاکستان کی ضروریات کا اندازہ ہو جائیگا

ایک سوال کے جواب میں وزیر خزانہ نے بتایا کہ اس اجلاس میں امریکہ برطانیہ اور مغربی جرمنی کے علاوہ غالباً جاپان اور فرانس بھی شریک ہوں گے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ عالمی بنک کے اس اجلاس کے بارے میں تفصیل ۵ مئی کو حاصل ہو سکیں گی۔ یہ اجلاس غالباً تین روز تک جاری رہے گا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ وہ ۲۱ مئی کو امریکہ روانہ ہوں گے۔ تاکہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے عالمی بنک سے متعلقہ امور پر بات چیت کر سکیں۔

وادی کاغان میں شدید بارش

پشاور ۲۲ اپریل۔ وادی کاغان میں سخت بارش ہو رہی ہے۔ بارش کی وجہ سے وادی کاغان کو جانے والی سڑک کے میل نمبر ۸ اور ۱۶ پر ٹریفک بند کر دی گئی ہے۔

ملک بھر میں "یوم اقبال" اہتمام سے منایا گیا

کراچی ۲۲ اپریل۔ کل پاکستان بھر میں نامور فلسفی شاعر علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم کی یاد میں "یوم اقبال" منایا گیا۔ جگہ جگہ جلسے منعقد کر کے ان کے پیش کردہ نظریات اور خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ کراچی میں اقبال اکیڈیمی کے زیر اہتمام جو جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا پیغام بھی سنایا گیا۔ پیغام میں کہا گیا۔ آج قوم یوم اقبال منا رہی ہے۔ میں بھی اس موقعہ پر اس عظیم فلسفی شاعر کو پُرخلوص خراج عقیدت پیش کرنا اپنا فرض خیال کرتا ہوں۔ اقبال ان دانشوروں میں سے تھے جنہوں نے شاعری کے ذریعہ بڑی کامیابی کے ساتھ ایک خاص تصور پیش کیا۔ یہ تصور ہماری ثقافتی میراث کا آئینہ دار ہے۔ اقبال اکیڈیمی کا یہ اجتماع ہوٹل میٹروپول میں منعقد ہوا۔ جس میں ماہرین تعلیم سفارتی نمائندے متعدد شہری اور ملکی و غیر ملکی سکالر شریک ہوئے۔

بہاولپور ۲۲ اپریل۔ گورنر مغربی پاکستان نے کہا ہے کہ نیا دستور نافذ ہونے تک بنیادی جمہوریتوں کے ڈھانچہ میں کوئی اہم تبدیلی نہیں ہو گی۔ وہ کل شام یہاں ایک سوال و جواب کانفرنس میں مختلف سوالوں کے جواب دے رہے تھے۔

وقف جدید کا چندہ دینے والے احباب کی اطلاع کے لئے

احباب کرام کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ دفتر وقف جدید کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں جملہ واقفین، معلمین اور وقف جدید کا چندہ دینے والے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست پیش کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کو دینی اور دنیاوی خوشیاں عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ آمین

(ناظم مال، وقف جدید ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء

خود ساختہ مصلحین اور مصلح ربانی میں فرق

اسلام پر ایک وقت پہلے بھی آیا تھا جب مسلمان یونانی فلسفہ سے دوچار ہوئے اور اسلام کی توجیہات اس فلسفہ کی روشنی میں کرنے کی وجہ سے اسلام کے کئی ایک نظریات پیدا ہو گئے۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ کی طرف مجددین کی بروقت بعثت سے یہ نظریات اسلام کی ہیئت کو تبدیل نہ کر سکے تاہم امت میں ایک انتشار خیال ضرور پیدا ہو گیا۔ اور مختلف ایسے سکول اور مکاتب پیدا ہو گئے جو باہمی فلسفیانہ بحثوں میں الجھتے رہے ہیں یہ ایک لمبی حکایت ہے اس مختصر مقالہ میں اسکے ذکر کی گنجائش نہیں۔

اس وقت جو بحثیں ہوئیں اس کا اثر مسلمانوں کے ذہنوں پر ضرور پڑا اور اسکے بعد جتنے دینی مکاتب اور مدارس مختلف ممالک میں قائم ہوئے آج تک ان میں کسی نہ کسی حد تک وہ بحثیں چلی آتی ہیں جو یونانی فلسفہ کی وجہ سے اہل علم حضرات میں پیدا ہو گئی تھیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج بھی ہمارے دینی مدارس میں ارسطو اور افلاطون کے نظریات کسی نہ کسی صورت میں عمل کرتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں۔ خاص طور پر منطق اور دیگر نظریاتی علوم میں آج بھی وہی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں جو اس وقت معرض وجود میں آئیں۔ اور ہمارے دینی مدارس میں جو کچھ آج بھی پڑھایا جاتا ہے وہ یونانی فلسفہ سے بے حد متاثر ہوتا ہے اور اسلام کے صحیح تصورات کو اس سے جدا کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

مجددین وقت کو نہ صرف عام انسانوں کے توہمات سے جنگ کرنی پڑی ہے بلکہ مسلمان فلسفی اور اہل علم حضرات سے بھی معرکہ آرائی کرنی پڑی ہے۔ اور اسی وجہ سے اسلام کا صحیح چہرہ دکھانا ان کے لئے واقعی ایسا ہی کٹھن ہوتا رہا ہے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے لئے۔

جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب اور پھر تمام دنیا کے جاہلی نظریات سے لڑائی کرنی پڑی اسی طرح مجددین وقت کو بھی اپنے اپنے وقت میں جاہلی نظریات سے نبرد آزما ہونا پڑتا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر مجددین کا سلسلہ اللہ تعالےٰ نے قائم نہ کیا ہوتا تو آج اسلام جاہلی فلسفوں کے بادلوں میں ایسا گم ہو چکا ہوتا کہ دوربین سے بھی اس کا وجود نظر نہ آ سکتا لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم ہی میں اس امر کی وضاحت کر دی تھی کہ اسلام کا صحیح چہرہ دکھانے کے لئے مجددین آتے رہیں گے جو اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں ان اندھیروں کو نور اسلام سے منور کرتے رہیں گے۔ جو عوامی توہمات اور خواص کے فلسفوں کے ذریعہ مطلع اسلام پر چھاتے رہیں گے۔ آج دنیا میں اگر اسلام کا وجود نظر آتا ہے تو وہ انہی بندگان حق کی وجہ سے ہے ورنہ خود ساختہ مصلحین نے اپنے خیالات کا اتنا غبار اڑایا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کی مدد نہ ہوتی تو وہ اسلام کو بھی محض ایک انسانی ذہن کا پیدا کیا ہوا فلسفہ بنا کر رکھ دیتے۔

آج یونانی فلسفہ کے حملہ کا ابھی اثر زائل نہیں ہوا تھا کہ اسی فلسفہ نے مغربی ترقی یافتہ فلسفہ اور سائنس کی صورت میں پھر اسلام پر حملہ کر دیا ہے اور بعینہ پہلے کی طرح بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ ایسے لوگ مسلمانوں میں پیدا ہو گئے ہیں جو اس حملہ کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر اسلام کی بھانت بھانت کی توجیہات کرنے لگے ہیں چنانچہ مصر۔ ترکی۔ برصغیر ہند اور دیگر اسلامی ممالک میں بہت سے خود ساختہ مصلحین پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے خیال اور نیچرل سائنس سے متاثر ہو کر اسلام کے بنیادی اصولوں کو ہی بدلنے کی کوشش کی ہے اور اس کو بھی ایک مادی نظریہ بنا کر پیش کیا ہے۔

برصغیر ہند میں سب سے پہلے نمایاں طور پر سر سید احمد مرحوم نے اسلامی باتوں کی توجیہہ مغربی نیچری فلسفہ کے رنگ میں کرنے کی کوشش کی آپ نے اس طرح ایک نیا مکتب فکر اسلام میں ایجاد کیا آپ کے بعد اس مکتب فکر نے کئی رنگ اختیار کر لئے۔ جن میں سے آج کل دو ایسے فکر ہیں جو تعلیم یافتہ طبقے کو کسی نہ کسی حد تک متاثر کر رہے ہیں۔ ایک تو مودودی صاحب کا سیاسی نظریہ ہے جو نے پیش کیا ہے کہ اسلام سراسر سیاست ہے اور سیاست سراسر اسلام ہے۔ اگرچہ اس نظریہ کے بھی بہت سے مدارج ہیں لیکن اس سکول کا تمام حلیہ سیاست ہی کے رنگ میں رنگا ہوا ہے یعنی یہ سکول اسلام کو محض ایک سیاسی تحریک کے طور پر پیش کرتا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ تمام دنیا پر بزور بازو الٰہی حکومت کو قائم کر دیا جائے الٰہی حکومت کیا ہے؟ سو اس سکول کے مطابق الٰہی حکومت یہ ہے کہ تمام دنیا کو غیر مسلموں سے مسلمانوں کے ماتحت کر دیا جائے تمام مادی قوتوں پر مسلمان قابض ہو جائیں اور اختلاف رائے کو طاقت سے دبا دیا جائے اور کسی کو ترک اسلام کی اجازت نہ دی جائے۔ اگر کوئی اسلام کو چھوڑے تو اس کا سر اڑا دیا جائے۔ اور بعض باتیں ہوں۔

دوسرا خود ساختہ مکتب فکر وہ ہے جس کی نشوونما آج کل جناب غلام احمد صاحب پرویز کر رہے ہیں ان کے خیال میں نظام اسلام ربوبیت ہے آپ کے خیال میں اشتراکیت نے یہ نظام اسلام سے چرا لیا ہے اور اس کو دہریت پر منڈھ کر حق نما بنا دیا ہے جس سے اشتراکی دنیا کو فریب دے رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ "اسلام ایک نظام سیاست" ہے اور "اسلام ایک نظام ربوبیت" ہے ان دونوں تصورات اسلام کی بنیاد وہی نیچری نظریہ ہے جو اٹھارویں صدی عیسوی میں یورپ میں رونما ہوا اور جس کو اب یورپ کے دانشمند بھی بڑی حد تک چھوڑ رہے ہیں۔ اس نیچری نظریہ کے رو سے اسلام بھی محض ایک مادی تحریک بن جاتا ہے۔ اور وحی حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ انسان ہی کا ایک ملکہ ہے۔ جو بعض لوگوں میں ترقی پذیر ہو کر پیغمبرانہ صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس طرح اگرچہ بظاہر یہ دونوں نظریئے مادہ پرستی کی مذمت کرتے ہیں لیکن ان کی اپنی بنیاد اسی نیچر پرستی پر ہے جس کو سر سید احمد مرحوم نے اسلام پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔

الغرض آج پھر اسلام پر پہلے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ فلسفہ کا حملہ ہوا ہے اس لئے ضرور تھا کہ اس صدی کا مجدد بھی ایسی الٰہی طاقتوں کے ساتھ مبعوث ہوتا جو اسلام پر اس شدید حملہ کا مقابلہ کرتا اور اس حقانی چمن کو خس و خاشاک سے اور گھاس پھوس سے جو نئے نئے خیالات کی وجہ سے خود ساختہ مصلحین اسلام میں داخل کر رہے ہیں پاک و صاف کر کے اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرتا۔ درحقیقت یہ خود ساختہ مصلحین دنیا کی اصلاح اسلام سے نہیں کرنا چاہتے بلکہ اسلام کی اصلاح نئے فلسفوں اور نئے نظریات سے کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ جو اسلام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے پیش کیا تھا اور جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ میں موجود ہے اب نئے فلسفوں کی روشنی میں اس کی ترمیم ہمارے ذمہ ہے اور اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کو کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کو فراموش کر دیا ہے۔ اب وہ خود نچنت ہو کر آرام کر رہا ہے اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ذمہ امت مرحومہ کا ہے خواہ خود وہ کتنی ہی اسلام سے کیوں نہ ہٹ چکی ہو۔

اسلام حقیقت میں کیا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اپنی تصنیف لطیف آئینہ کمالات اسلام میں اس کی اس طرح توجیہہ فرماتے ہیں:۔

"واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔

اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالےٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالےٰ کے لئے قائم ہو جائے۔ اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالےٰ کا ہو جاوے۔

"اعتقادی" طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالےٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور "عملی" طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷-۵۸)

مذہب اور دین

آج کل کے بعض مصلحین کا یہ طریق ہے کہ وہ مذہب اور دین میں ایک خود ساختہ فرق پیش کرتے ہیں اس کا ایک نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے پرویز صاحب "اسلامک آئیڈیالوجی" کے زیر عنوان "سلیم کے نام" میں رقمطراز ہیں:۔

"(۱) مذہب اور دین میں فرق کیا ہے —— مذہب خدا اور بندے کے درمیان پرائیویٹ تعلق کا نام ہے جسے انسانوں کی اجتماعی زندگی سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کے برعکس الدین اس نظام خداوندی کا نام ہے جس کے مطابق اجتماعی زندگی بسر کی جائے۔

(۲) اسلام مذہب نہیں الدین ہے۔"

اس سے پہلے پرویز صاحب فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں اس سے پہلے بھی کئی بار بتا چکا ہوں کہ اسلام مذہب (Religion) نہیں الدین ہے قرآن کریم میں "مذہب" کا لفظ تک نہیں آیا۔" (طلوع اسلام ستمبر ۱۹۵۹ء)

(باقی صفحہ پر)

نصرت گرلز ہائی سکول میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک نہایت اہم تقریر

ہمارے سکولوں کے طلبہ، طالبات، استادوں اور استانیوں پر نہایت اہم دینی ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں

بچوں کی صحیح تربیت کرنے اور انہیں اسلامی اخلاق کا حامل بنانے کی کوشش کرو

فرمودہ ۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء بمقام قادیان

— قسط نمبر ۲ —

ہماری جماعت کے سکولوں پر تو

بہت زیادہ ذمہ واری

عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کی غرض صرف دنیوی تعلیم دینا نہیں بلکہ دینی تعلیم دینا بھی ہے۔ ہمارے پاس گورنمنٹ کی طرح ٹیکسوں کے ذریعہ حاصل کردہ روپیہ نہیں۔ ہمارا روپیہ ان لوگوں سے آتا ہے۔ جو اپنے آپ کو ہزاروں مشکلات میں ڈال کر اور اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندے بھیجتے ہیں۔ اگر ہمارے سکول میں پڑھنے والی لڑکیاں وہ تعلیم حاصل نہیں کرتیں جس کے حاصل کرنے کے لئے انہیں کہا گیا ہے۔ یا اگر استاد انہیں وہ تعلیم نہیں دیتے۔ جس کا دلانا ہمارے مدنظر ہے۔ بلکہ وہ انہیں لوحانیت کا سبق دینے کی بجائے ان کی بری تربیت کرتے ہیں۔ تو وہ نہ صرف والدین اور انجمن کی بددیانتی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ بلکہ ان لوگوں کی بددیانتی بھی کر رہے ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپکو فاقوں میں رکھ کر چندے دیئے۔ اسی طرح لڑکیاں جو عمدہ اخلاق سیکھنے کی بجائے

چوری اور جھوٹ وغیرہ

کی عادتیں سیکھتی ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے ماں باپ کی خیانت کرتی ہیں۔ بلکہ ان ہزاروں لاکھوں اشخاص کی بھی خیانت کرتی ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو تکالیف میں ڈالکر سکول کا انتظام کیا۔ اسی طرح وہ استاد جو بچوں کی صحیح تربیت نہیں کرتے نہ صرف اس انجمن کی خیانت کا ارتکاب کرتے ہیں جس کے وہ ملازم ہیں بلکہ ان ہزاروں لاکھوں نفوس کی بھی خیانت کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے بیوی بچوں کو تکلیف میں ڈالکر سکول کا انتظام کیا ہے۔ پس ہمارے سکولوں کی ذمہ واریاں بہت زیادہ ہیں۔ ہائی سکولوں میں استاد یا طلباء پر تو صرف دو طرف سے ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں ایک تو اس انجمن یا ادارے کی طرف سے ذمہ واری جس کے زیر انتظام وہ سکول قائم ہے۔ دوسرے والدین کی طرف سے ذمہ واری جن کے بچوں کی تربیت ان کے سپرد ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے ہاں تین قسم کی ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک والدین کی طرف سے دوسری انجمن کی طرف سے اور تیسرے تمام جماعت کی طرف سے پس ہمارے سکولوں کی استانیوں۔ استادوں لڑکوں اور لڑکیوں کو اس بات پر بہت زیادہ غور کرنا چاہیئے۔ کہ ان کی ذمہ واری کس قدر زیادہ ہے۔ پھر مقام کے لحاظ سے بھی ذمہ واری بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً ایک لڑائی ہو رہی ہے۔ اس میں ایک دستہ فوج کو ایک ایسے دروازے پر کھڑا کیا گیا ہے جہاں لکڑیاں اور اینٹیں وغیرہ پڑی ہیں۔ جن کی حفاظت ان کے ذمہ ہے۔ دوسرے دستہ فوج کو خزانہ پر متعین کیا گیا ہے۔ اور تیسرے دستہ فوج کو بادشاہ کی حفاظت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس حالت میں تینوں فوجوں کی ذمہ واری مختلف ہے۔ اس فوج کی ذمہ واری بہت زیادہ ہے۔ جسے بادشاہ کی جان کی حفاظت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے اتر کر اس فوج کی ذمہ واری ہے جو خزانہ کی حفاظت پر متعین ہے۔ اور اس سے اتر کر ان لوگوں کی ذمہ واری ہے جنہیں لکڑیوں اور اینٹوں وغیرہ پر مقرر کیا گیا ہے۔

حدیثوں میں آیا ہے

کہ صحابہ میں سے سب سے جری اور بہادر وہ ہوتا تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہوتا تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے صحابہ کم بہادر ہوتے تھے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہونے والے کی ذمہ واری بہت زیادہ بہت بڑھ جایا کرتی تھی۔ کیونکہ اس کا کام صرف یہی نہیں ہوتا تھا۔ کہ وہ لڑے۔ بلکہ اس کا کام یہ بھی ہوتا تھا۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کی حفاظت کرے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے سامنے ایک تلوار پیش کی۔ اور فرمایا کہ یہ تلوار میں اس شخص کو دونگا جو اس کی ذمہ واری ادا کرے گا۔ کئی صحابہؓ نے ہاتھ بڑھایا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر وہ تلوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دی۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فی الواقعہ اس قدر بہادری کے جوہر دکھائے کہ آپ نے اس تلوار کا حق ادا کر دیا۔

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

صحابہ کو ایک جھنڈا دیا

اور کہا کہ یہ جھنڈا اس شخص کو دیا جائے گا۔ جو اس کا حق ادا کرے گا۔ اس پر ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ یہ جھنڈا مجھے دے دیں آپؐ نے جھنڈا اس صحابی کو دے دیا۔ اس کے بعد کفار کے لشکر سے لڑائی ہوئی۔ وہ صحابی دائیں ہاتھ سے تلوار چلا رہا تھا اور اس کے بائیں ہاتھ میں جھنڈا تھا۔ دشمنوں نے اس پر یہ سمجھ کر حملہ کیا۔ کہ اگر جھنڈا اس کے ہاتھ سے گر گیا۔ تو اسلامی لشکر منتشر ہو جائیگا۔ چنانچہ دشمنوں نے اس صحابی کا وہ ہاتھ کاٹ دیا۔ جس میں اس نے جھنڈا پکڑا ہوا تھا۔ جب اس کا وہ ہاتھ کٹ گیا۔ تو اس نے جھنڈے کو اپنی بغل میں دبا لیا۔ پھر اس کا دائیاں ہاتھ بھی کٹ گیا۔ اس پر اس نے جھنڈا لاتوں میں سنبھال لیا۔ کفار نے اس کی لاتیں بھی کاٹ دیں۔ تو اس نے مسلمانوں کو آواز دی کہ اب کوئی دوسرا مسلمان اس جھنڈے کو پکڑے۔ کیونکہ میں اس قابل نہیں رہا۔ کہ اب اس کو تھام سکوں۔ غرض مقام اور حالات کے لحاظ سے ذمہ واری اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اگر اس وقت کوئی دوسرا سپاہی ہوتا۔ تو جونہی اس کا ایک ہاتھ کٹ جاتا۔ وہ مرہم پٹی کے لئے فوراً ہسپتال بھاگ جاتا۔ اس زمانہ میں ہسپتال تو نہیں ہوتے تھے۔ جنگوں میں

زخمیوں کی مرہم پٹی

کے لئے عورتیں ہمراہ ہوتی تھیں۔ لیکن چونکہ اس صحابی نے جھنڈا یہ کہہ کر لیا تھا کہ وہ اس کی ذمہ واری ادا کرے گا۔ اس لئے اس نے اپنے سارے اعضا کٹوا لئے۔ مگر جھنڈے کو نیچے گرنے نہیں دیا۔ پس ذمہ واریوں کے لحاظ سے ہر چیز کی اہمیت بڑھتی چلی جاتی ہے اسی طرح ہمارے سکول صرف سکول ہی نہیں۔ بلکہ یہ ایسی جگہیں ہیں جہاں تیاریاں ہو رہی ہیں اسلام اور کفر کی اس جنگ کے لئے جو ہمیں آئندہ پیش آنے والی ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ آجکل کفر کے ساتھ ہماری جو جنگ ہو رہی ہے وہ اصل جنگ ہے۔ اصل جنگ اس وقت ہوگی۔ جب احمدیت اور زیادہ پھیل جائیگی کیونکہ ابھی تو بڑے بڑے دشمنان اسلام ہماری طرف دیکھ کر ہنس رہے ہیں۔ اور ہماری کوششوں پر خندہ زن ہیں۔

نقصان پہنچانے والی طاقتیں

ہماری ترقی کو ابھی کھیل اور ہنسی سمجھتی ہیں۔

اور ہمارا مقابلہ کرنے والے ابھی ہم پر ہنستے ہیں۔ اس وقت جو ہمارا مقابلہ کر رہے ہیں ان میں زیادہ سے زیادہ گالیاں دینے یا ہمارے خلاف بدزبانی کرنے کی طاقت ہے اصل طاقتوں میں سے کوئی طاقت ایسی نہیں۔ جس نے اس وقت تک اسلام اور احمدیت کا مقابلہ کیا ہو۔ وہ اس وقت مقابلہ کریں گی جب وہ دیکھیں گی کہ اسلام تمام دنیا میں پھیلتا جا رہا ہے اور ان پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ لیکن وہ وقت ابھی نہیں آیا۔ قرآن کریم میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی نشاۃ ثانیہ آہستہ آہستہ ہوگی۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ اس کے راستہ میں ابتلاء بھی آہستہ آہستہ اور بار بار آئیں گے۔ کیونکہ ہر ترقی کے مقابلہ میں ایک ابتلاء بھی آیا کرتا ہے بہرحال

یہ امر اچھی طرح یاد رکھو

کہ تم پر نہ صرف سکول کی ذمہ داری ہے نہ صرف انجمن کی ذمہ داری ہے اور نہ صرف ماں باپ کی ذمہ داری ہے بلکہ اسلام کی طرف سے بھی ایک بڑی ذمہ داری عائد ہے جسے دشمنوں کے نرغہ سے بچانے کے لئے ایک فوج تیار کی جا رہی ہے اور تم اس فوج کے سپاہی ہو۔ تم ہر طرف سے گھرے ہوئے ہو گے۔ اور دشمنوں کے نرغہ میں ہو گے ایسی حالت میں جس ہمت اور جرأت کا ہونا کار لانا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے لئے تمہارا ابھی سے تیار ہونا لازمی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ

کوئی بادشاہ تھا

اس کے دماغ میں خرابی پیدا ہو گئی۔ اس نے کہا۔ کہ فوج کے اتنے اخراجات برداشت کرنے کا بھلا کیا فائدہ ہے۔ یہ قصاب جو بکروں کو ذبح کرتے رہتے ہیں۔ ان سے ہی فوج کا کام لینا چاہیئے۔ چنانچہ اس نے حکم دے دیا کہ انہیں چھریاں دے دی جائیں۔ تاکہ وہ جنگ میں دشمن سے لڑسکیں اس نے فوجوں کو برخاست کر دیا۔ اور قصابوں کو کہا۔ کہ جب کوئی لڑائی پیش آئے تو تم اپنی چھریوں سے دشمن کا مقابلہ کرو۔ بادشاہ کی اس حالت کو دیکھ کر ایک غنیم نے اس کے ملک پر چڑھائی کر دی۔ اس نے ملک کے قصابوں کو حکم دیا کہ وہ دشمن کا مقابلہ کریں وہ اپنے دل میں خوش تھا کہ مفت میں ساری لڑائی لڑی جائے گی۔ غرض لڑائی ہوئی اور تھوڑی دیر کے بعد تمام قصاب ظلم ظلم چلاتے ہوئے دوڑتے آئے اور کہا کہ

یہ بھی کوئی لڑائی ہے۔ کہ ہم تو پہلے دشمن کے سپاہیوں کو گلے سے پکڑتے ہیں۔ پھر زمین پر لٹاتے ہیں اور پھر چھری ان کے گلے پر پھیرتے ہیں۔ لیکن وہ بے تحاشا ہمیں مارنے چلے جاتے ہیں نہ لوگ دیکھتے ہیں نہ پیٹھ۔ بس تلوار مارتے اور گرا دیتے ہیں یہ کوئی لڑائی نہیں۔ انہیں سمجھایا جائے۔ ابھی یہ باتیں ہی ہو رہی تھیں کہ دشمن کی فوج شہر میں داخل ہو گئی۔ اور بادشاہ کو قید کر لیا گیا

پس اگر

ہماری آئندہ نسلوں میں

اسلام اور احمدیت حقیقی طور پر داخل نہیں ہوگی اور اس جنگ کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہو نگیں۔ جس میں انہوں نے سارے مذاہب کو شکست دینا ہے تو وہ کس طرح اس میں فتح حاصل کر سکتی ہیں۔ فتح تو ضرور ہوگی۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا لیکن یہ فتح ان سپاہیوں سے نہیں ہوگی۔ بلکہ نئے سپاہیوں سے ہوگی۔ جو خدا تعالیٰ پیدا کرے گا۔ ہمارے استادوں اور استانیوں

کو چاہیئے کہ وہ لڑکوں اور لڑکیوں کو اسلام کے حقیقی سپاہی بنائیں۔ تاکہ اخلاق اور مذہب کے ساتھ دنیا پر فتح حاصل

کی جائے۔ یاد رکھو اخلاق کی فتح کے مقابلہ میں دوسری فتوحات کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتیں دلائل اور اخلاق ایک بہت بڑا حربہ ہیں۔ جن سے دنیا پر فتح حاصل کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فرماتا ہے۔ کہ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (فرقان ع ۵) یعنی تو اس چیز سے جہاد کر جو تجھے دی گئی ہے اور یہی جہاد اکبر ہے

پس قرآن کریم سے بڑھ کر اور کوئی حربہ نہیں۔ لیکن اس وقت تک ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے سکول کی لڑکیوں میں وہ اوصاف پیدا نہیں ہوئے جو قرآن کریم کا منشاء ہے ابھی تک ان میں سے پوری طرح خیانت جھوٹ فریب لڑائی چوری اور غیبت کی عادتیں نہیں گئیں مثلاً کتابیں چرانے کی شکایتیں بعض اوقات سنی جاتی ہیں اگر یہ باتیں ان میں پائی جاتی ہیں تو اس تعلیم کا کیا فائدہ۔ یہ گند تو دنیا میں پہلے موجود تھا۔ اس میں کمی کونسی کی گئی ہے کتابیں پڑھا دینا یا انہیں پڑھ لینا تو کوئی چیز نہیں حقیقی شے عمل ہے۔ قرآن شریف نے اس شخص کو جو کتابیں پڑھ لیتا ہے مگر عمل نہیں کرتا۔ گدھا کہا ہے۔ کیونکہ [illegible] کتابوں کو اپنے اوپر اٹھائے پھرتا ہے اور چونکہ وہ عمل نہیں کرتا اس لئے اس اور گدھے میں کوئی فرق نہیں۔ (باقی)

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اولاد کو صالح اور متقی بنانے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے اپنی اصلاح کرو

"انسان کو سوچنا چاہیئے کہ اُسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کر دینا چاہیئے کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے لیکن جب یہ ایک خاص اندازہ سے گذر جاوے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ اب اگر انسان خود مومن اور عبد نہیں بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشاء کو پورا نہیں کرتا ہے۔ اور پورا حق عبادت ادا نہیں کرتا۔ بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کونسی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے۔ پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعوےٰ ہی دعوےٰ ہوگا۔ جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں۔ تو وہ اپنے اس دعوےٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا وے۔ تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور آدمی ہو۔ اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲۔ شرکت الاسلامیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے بھائی ناصر احمد صاحب باجوہ ولد غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ بہلہ جاداں ضلع سیالکوٹ۔ نواسے ہیں اس سال اس سال بی اے کے امتحان شریک ہو رہے ہیں صحابہ حضرت مسیح موعود بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے ان کی نمایاں کامیابی دعا کی درخواست ہے

(ریاض احمد باجوہ قاضی پیالنگہ ضلع سیالکوٹ)

جنوبی ہند کا ایک کامیاب تبلیغی دورہ

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے امسال نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی زیر نگرانی ۲۲ مارچ سے جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ شروع ہوا۔ اس دورے میں مندرجہ ذیل علمائے سلسلہ نے حصہ لیا۔

مولوی محمد سلیم صاحب فاضل امیر وفد
مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل
چوہدری مبارک علی صاحب فاضل
خاکسار سمیع اللہ۔

احباب یادگیر نے آٹھویں سالانہ جلسہ کا انتظام کیا تھا۔ ۲۲ مارچ کو مولانا محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیری کے زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جلسہ کی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کا ذکر کیا۔

آپ کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے "انقلاب حقیقی" کے عنوان پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ اس میں مختلف تمدنوں کے عروج و زوال کے اسباب پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد سیٹھ عبداللطیف صاحب ولد سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے سیرت نبوی کے عنوان پر ایک برجستہ تقریر کی۔

اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی تھی۔ آپ نے "امن عالم" کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں موجودہ ایجادات کی خطرناک سامانیوں پر روشنی ڈالی اور اس کے مقابل اسلام کی پر امن تعلیمات کا ذکر کیا۔

رات کے ۱۲ بجے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ اس اجلاس کے آخری حصے کی صدارت مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب نے کی۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ۲۳ مارچ کو منعقد ہوا۔ صدارت مکرم مولوی اسمٰعیل صاحب یادگیری اور ان کے بعد مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد نے فرمائی۔ آپ نے مؤثر انداز میں بعثت مسیح موعود کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی محمد سلیم صاحب امیر وفد و مبلغ انچارج دہلی نے فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "باہمی رواداری اور اتحاد بین الاقوام" آپ نے اپنی تقریر میں بین الاقوامی اتحاد کے اسباب و ذرائع پر روشنی ڈالی۔ اور ثابت کیا کہ اس ترقی یافتہ زمانے میں بھی اسلام ہی اس اتحاد کا ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔

آپ کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس نے "اسلام میں عورت کا مقام" کے عنوان پر ایک مفصل تقریر کی۔ آپ نے اس میں بتایا کہ اس زمانے کی مہذب سوسائٹی میں عورت کو جو مقام دیا گیا ہے۔ اسلام نے عورتوں کو اس سے اعلیٰ اور ارفع مقام دیا ہے اور اسلام نے عورتوں کے حقوق کی جو نگہداشت کی ہے وہ توفیق آج ترقی یافتہ سوسائٹی کو بھی نہیں ملی۔

جماعت احمدیہ یادگیر کے ان دو روزہ اجلاسوں میں ہندو اور مسلمان کثرت سے شریک ہوئے۔ عورتوں کی نشست کا بھی علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ ان کی ایک بڑی تعداد بھی پردے میں بیٹھ کر دونوں دنوں کی تقریریں سنتی رہی۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں وہاں کے انصار۔ خدام اور اطفال نے جو نمایاں حصہ لیا اس پر وہ مستحق مبارکباد ہیں۔

۲۴ مارچ کی شام کو مبلغین سلسلہ سے مزید استفادہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ یادگیر نے ایک تربیتی جلسہ بھی منعقد کیا۔ جس میں مکرم مولوی محمد سلیم صاحب اور مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تقریریں کیں اور تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

تیماپور

۲۵ اپریل یادگیر کے تبلیغی و تربیتی مشاغل سے فارغ ہونے کے بعد یہ تبلیغی قافلہ "تیماپور" پہنچا۔ جماعت احمدیہ تیماپور نے علمائے سلسلہ کی آمد سے استفادہ کرتے ہوئے ۲۵ کی شام کو ایک جلسہ کا بندوبست کیا تھا۔ جماعت احمدیہ تیماپور کا یہ جلسہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری کی زیر صدارت شروع ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد محترم صدر نے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب کو تقریر کے لئے بلایا۔ آپ نے "جماعت احمدیہ کے عقائد" پر ایک مبسوط و مدلل تقریر کی۔

آپ کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے "امن عالم" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔

اڈکور

یہ تبلیغی قافلہ ۲۶ مارچ کو تیماپور سے یادگیر آیا۔ اور یہاں کچھ دیر آرام کر کے رائچور کے لئے روانہ ہوا۔ اسی اثنا میں جماعت احمدیہ اڈکور کی درخواست پر امیر وفد مولانا محمد سلیم صاحب نے مناسب سمجھا کہ رائچور جاتے ہوئے کچھ دیر کے لئے اڈکور بھی قیام کریں۔ مگر وقت کی تنگی کے باعث وہاں کوئی پبلک جلسہ نہ ہو سکا۔ اور یہ تبلیغی وفد وہاں رات بھر قیام کر کے صبح رائچور کے لئے روانہ ہو گیا۔

رائچور

رائچور میں اللہ تعالیٰ نے ایک جوشیلے اور جوان ہمت آدمی کو یعنی مکرم عبدالکریم صاحب کو چند سال پہلے بیعت کی توفیق دی ہے۔ آپ غفوریہ پریس کے مالک بھی ہیں۔

یہاں جماعت احمدیہ رائچور کا تیسرا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ پچھلے تجربے گواہ تھے کہ اہالیان رائچور اختلافات عقائد کے باوجود جماعت احمدیہ کے جلسوں سے بڑے شغف کا اظہار کرتے ہیں اور بڑی عالی حوصلگی سے پیش آتے ہیں۔ اس لئے ایک ایسی جگہ جلسہ کیا گیا جہاں ہر خیال و عقائد کے لوگ آسانی سے جمع ہو سکیں۔

اس جلسہ کی صدارت جماعت احمدیہ رائچور کی درخواست پر شری ایم ناگپا بی اے ایل ایل بی نے فرمائی۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل نے جماعت احمدیہ کا حاضرین سے تعارف کرایا۔ آپ کے بعد ایک غیر احمدی دوست مولوی عبدالستار صاحب نے ایک تقریر کی۔ جس میں اسلامی عبادات کی حکمت بتائی گئی۔

دوسرے مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے امن اور اتحاد کے عنوان پر ایک عالمانہ تقریر کی۔ آپ نے اس میں منجملہ اور باتوں کے رواداری و فراخ حوصلگی پر روشنی ڈالی اور یہ بتایا کہ اسلامی تعلیمات میں رواداری کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔

آپ کے بعد ایک مقامی غیر مسلم معزز شری پانڈو راؤ نے ایک اصلاحی تقریر کی یعنی معاشرے کی خرابیوں پر جماعت احمدیہ اصلاح معاشرہ کے لئے جو جدوجہد کر رہی ہے آپ نے اسے سراہا۔

اس کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے امن اور اتحاد کے عنوان پر ایک تقریر کی۔ پیغام صلح کا ذکر کیا اور اس کی اہمیت بتائی۔ اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ قرآن کریم ہی ذریعہ اتحاد ہے۔

اس کے بعد صدر جلسہ نے صدارتی تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جب ہم ملکی دستور مرتب کرتے وقت دوسرے ممالک کے قوانین سے استفادہ کرتے ہیں تو آخر مذہبی معاملات میں ایسا کیوں نہیں کر سکتے اور دوسرے مذاہب کی خوبیوں کو کیوں نہیں اپنا سکتے۔

جماعت احمدیہ رائچور کا یہ جلسہ نہایت دوستانہ اور خوشگوار ماحول میں رات کے ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد کئی غیر احمدی حضرات مسائل احمدیت پر رات کے تین بجے تک تبادلہ خیالات کرتے رہے اور بہت مطمئن ہو گئے۔

دیودرگ

رائچور کے مشاغل سے فارغ ہونے کے بعد یہ قافلہ دیودرگ پہنچا۔ جلسہ کی تیاری مکمل تھی۔ مگر مشیت الٰہی کہ ٹھیک وقت پر بارش ہو گئی اور یہ جلسہ نہ ہو سکا۔ یہ تبلیغی قافلہ اسی رات کو دیودرگ سے رائچور واپس آگیا اور صبح کو وہاں سے حیدرآباد کے لئے روانہ ہو گیا یہاں تک کے سارے دورہ میں جماعت احمدیہ یادگیر نے اپنی موٹر گاڑیوں۔ لاؤڈ سپیکر اور اپنے نوجوان خدام کے ذریعہ تبلیغی امور کی انجام دہی میں قابل قدر تعاون فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے والد صاحب سائیکل سے گر گئے تھے جس کی وجہ سے کئی چوٹیں آئی تھیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار جلال الدین شاد
مسجد احمدیہ مردان

(انصار اللہ (شعبہ تربیت))

اطاعت

خدا تعالیٰ کے مامور اپنے متبعین میں اطاعت کی روح پیدا کرنے آتے ہیں۔ اور اسی سے وہ پروان چڑھتے ہیں۔ بیعت بھی اسی غرض سے لی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"بیعت کے معنے ہیں اپنے تئیں بیچ دینا اور یہ ایک کیفیت ہے جس کو قلب محسوس کرتا ہے جبکہ انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو جائے تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے" (الحکم ۱۷ ۵/۵)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

آمد چندہ وقفِ جدید ۔ سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ دو سال فرما دیا ہے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
(ناظم مال وقف جدید ۔ ربوہ)

مکرم محمد اسحٰق صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۰-۰-۰
چوہدری محمود نواز صاحب " ۲۰-۰-۰
عبد القدیر صاحب " ۶-۰-۰
میرزا احسان الحق صاحب " ۶-۲۵
سلطان احمد صاحب طاہر " ۸-۰-۰
چوہدری محمد خالد صاحب " ۲۰-۰-۰
بیگم صاحبہ حمید اختر رانا " ۶-۰-۰
چوہدری محمود احمد مختار " ۵-۰-۰
شیخ عبد اللطیف خانصاحب " ۲۵-۰-۰
سید مبارک احمد صاحب کورنگی کریک ۴-۲۵
عبد الخالق صاحب " ۱۴-۰-۰
ریاض احمد صاحب امبالوی " ۶-۵۰
مبارک احمد صاحب ارشاد " ۱۱-۰-۰
اہلیہ صاحبہ " " ۱۱-۰-۰
مرحومین عزیزان " " ۱۱-۰-۰
بیگم رفیق اسلم صاحب " ۳-۰-۰
نامرہ نسرین بیگم شیخ حفیظ صاحب " ۶-۰-۰
سعیدہ خاتون صاحبہ " ۱-۰-۰
چوہدری مصلح الدین صاحب لی مارکیٹ ۸-۲۵
عبد الکریم صاحب پہلوان " ۱۰-۰-۰
ایس ایم شریف قصوری " ۶-۰-۰
مستری عطاء اللہ صاحب " ۶-۰-۰
اہلیہ صاحبہ " ۶-۰-۰
بچگان " ۶-۰-۰
حکیم محمد یعقوب صاحب قیس مینائی لانڈھی ۷-۰-۰
شیخ عبد الوہاب صاحب " ۱۲-۰-۰
صغریٰ بیگم صاحبہ محمد نواز " ۶-۰-۰
نظام دین صاحب مہمان احمد نگر ۳-۵۰
مرزا نذیر حسین صاحب کریم بلاک لاہور ۶-۱۹
مرزا بشارت احمد صاحب منیر لاہور ۶-۱۹
مولوی ظہور حسین صاحب ربوہ ۶-۵۰
چوہدری غلام رسول صاحب " ۶-۰-۰
میجر محمد اسمٰعیل صاحب ربوہ (سال سوم) ۲۴-۰-۰
والدہ صاحبہ چوہدری عبد الواحد صاحب
چک نمبر ۹۹ سرگودھا ۶-۰-۰
شیخ عبد العزیز صاحب " ۶-۰-۰
رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ " ۶-۰-۰
شیخ عبد اللہ صاحب " ۶-۰-۰
رسول بی بی صاحبہ زوجہ " ۶-۰-۰
ڈاکٹر سردار علی صاحب ایم بی بی ایس ربوہ ۶-۵۰
عبد الغنی صاحب دکاندار دار الرحمت شرقی ۶-۰-۰
صادقہ بیگم صاحبہ بنت صوفی
رمضان علی صاحب ربوہ ۵-۰-۰
فضل احمد صاحب ٹنڈو جام ۶-۰-۰
چوہدری بشیر احمد صاحب رائے پور
نادر آباد سیالکوٹ ۶-۰-۰

چوہدری ظفر احمد صاحب رائے پور
نادر آباد سیالکوٹ ۱۹-۰-۰
اہلیہ صاحبہ " " ۱۸-۰-۰
بچگان " " ۱۸-۰-۰
چوہدری نجیب اللہ خانصاحب اسلام آباد
ضلع ٹھٹھہ ۵-۵۰
مرزا نصیر احمد صاحب کنجاہ ۷-۲۵
چوہدری احمد الدین صاحب " ۷-۰-۰
حضور احمد صاحب چونڈہ ۶-۰-۰
چوہدری برکت علی صاحب نمبر ۱۳۳
رحیم یار خاں ۵-۰-۰
محمد خان صاحب گگی ٹو جھنگ ۶-۲۵
فضل حق صاحب سعد اللہ پور گجرات ۶-۰-۰
نواب خانصاحب " ۶-۰-۰
چوہدری نواب خانصاحب کالرہ دیوان سنگھ ۶-۰۷
ظہیر الدین صاحب شاہدرہ ۸-۰-۰
اللہ دتہ صاحب چک نمبر ۳۰۶ لائلپور ۶-۰-۰
مستری محمد اسمٰعیل صاحب باب الابواب ربوہ ۶-۲۵
مستری مختار احمد صاحب " ۶-۲۵
مستری سعید احمد صاحب " ۶-۲۵
مستری سردار محمد صاحب " ۶-۲۵
محمد اعجاز صاحب گرجاکھی شاہ پور لاہور ۶-۵۰
ملک عبد الحمید صاحب عارف " ۱۸-۰-۰
ملک فضل الرحمٰن صاحب " ۶-۵۰
شیخ فضل احمد صاحب " ۱۲-۵۰
شیخ بشیر احمد صاحب " ۱۲-۵۰
محمود احمد و عبد اللہ و اہلیہ محمود احمد صاحب
جمال پور نواب شاہ ۶-۵۰
محمد یوسف صاحب پسر محمود احمد صاحب ۲-۰-۰
چوہدری رستم علی صاحب " ۷-۷۵
اہلیہ صاحبہ " " ۷-۷۵
بشارت احمد صاحب " ۷-۷۵
اہلیہ صاحبہ " " ۷-۷۵
امۃ الرؤف صاحبہ بنت " ۱-۵۰
منور احمد صاحب پسر " ۶-۰-۰
نثار احمد صاحب پسر رستم علی " ۷-۷۵
محمد انور صاحب " ۷-۷۵
چوہدری محمد ابراہیم صاحب " ۸-۵۰
اہلیہ صاحبہ " ۸-۵۰
طلحہ احمد و شاہد احمد
ماڈل ٹاؤن لاہور ۷-۰-۰
محمد مسعود خانصاحب بستی منورانی ۶-۰-۰
غلام محمد صاحب " ۷-۰-۰
ملک عبد الخالق صاحب
الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ ۶-۳۰

درجات مغفرت اور رحمت !!!

فضل اللّٰہ المجٰھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃً ؕ وکلًّا وعد اللّٰہ الحسنٰی ؕ وفضل اللّٰہ المجٰھدین علی القٰعدین اجرًا عظیمًا ۙ درجٰت منہ ومغفرۃً ورحمۃً ؕ وکان اللّٰہ غفورًا رحیمًا ؕ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد کرنے والوں کو (پیچھے) بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت دی ہے۔ اور سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو (پیچھے) بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کا وعدہ کرکے فضیلت دی ہے (اسی فضیلت کے معنے) اس کی طرف سے بہت سے درجات اور مغفرت کا ملنا ہے اسی طرح حصول رحمت ہے اور اللہ ہی بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔"
(ناظم مال وقف جدید)

ایک نیک ماں کی نیک تحریک

مکرم سید حمید احمد صاحب بی اے ایل ایل بی لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

"مجھے میری والدہ محترمہ کی طرف سے تحریک ہوئی ہے کہ میں دفتر دوم کے تمام سالی پورے کروں میں غالباً ۵۵ء سے تحریک جدید میں حصہ لے رہا ہوں۔"

چنانچہ اس کی تعمیل میں صاحب موصوف نے دفتر ہذا سے اپنا مکمل حساب طلب فرمایا ہے اگر سب مائیں اپنے کمانے والے بچوں کو یہی نیک تحریک فرمائیں تو دفتر دوم کے متعلق جو مرکز کو فکر لاحق ہے وہ دور ہو جائے اور اشاعت اسلام کا کام ساری دنیا میں پہلے سے بھی زیادہ احسن طریق سے عمل میں لایا جائے۔ پس دفتر دوم کے جملہ مجاہدین ۱۹۴۵ء سے اس مالی جہاد میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں تاکہ جب دفتر دوم کی انیس سالہ کتاب شائع کی جائے تو جزوی طور پر شامل ہونے والوں کو کف افسوس نہ ملنا پڑے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نتیجہ تعلیم القرآن کلاس منعقدہ رمضان المبارک ۱۹۶۱ء

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

رمضان المبارک میں تعلیم القرآن کلاس میں اس سال دس طالبات شامل ہوئیں۔ جن میں دو سیالکوٹ اور ایک جوہر آباد کی اور باقی سات ربوہ میں سے شامل ہوئیں ذیل میں نتیجہ درج ہے۔ سوائے ایک لڑکی کے باقی سب کامیاب ہو گئیں۔ امۃ السلام دار الصدر جنوبی اول اور امۃ الرشید صاحبہ دار الصدر شرقی دوم رہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کلاس کو زیادہ سے زیادہ مفید و بابرکت بناوے اور اس میں پڑھ کر جانیوالی لڑکیاں احمدیت کے لئے نافع وجود ثابت ہوں۔ آمین۔
(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالبات	از مقام	قرآن مجید	دعوۃ الامیر	سیرت	حدیث فقہ	عربی	میزان	درجہ
۱	۳	نفیسہ طلعت	دار الفضل ربوہ	۳۲/۵۰	۳۵/۵۰	۵۷/۱۰۰	۲۲/۵۰	۱۷/۵۰	۱۶۳	
۲	۵	امۃ الرشید	دار الصدر شرقی	۴۲ اول	۳۷	۵۲	۳۹	۳۶	۲۰۶	دوم
۳	۶	امۃ الرحیم	دار الیمن	۳۳	۳۳	۴۰	۲۱	۳۸	۱۶۵	
۴	۸	سعیدہ خانم	دار الرحمت وسطی	۴۴ دوم	۳۰	۵۰	۲۴	۳۰	۱۶۵	
۵	۱۱	حلیمہ بیگم		۱۹	۱۷	۳۸	۱۸	۸	۱۰۰	
۶	۱۲	حلیمہ طاہرہ	دار الرحمت شرقی	۴۰ سوم	۳۳	۵۰	۲۶	۴۰	۱۸۹	سوم
۷	۱۳	عطیہ گوندل	سیالکوٹ	۳۶	۴۰ دوم	۶۱ اول	۲۰	۲۱	۱۷۸	
۸	۱۴	حلیمہ قدسیہ حسن	"	۳۰	۳۵	۳۴	۱۷	۳۰	۱۴۵	
۹	۱۷	امۃ السلام	دار الصدر جنوبی ربوہ	۳۷	۴۵ اول	۵۸ دوم	۳۳	۳۵	۲۰۸	اول

درخواستہائے دعا:۔ خاکسار کا لڑکا عزیز محمد ادریس بی ٹی بی ایڈ (B.Ed.) کا امتحان دے رہا ہے اعلیٰ کامیابی اور اس کے خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد ابراہیم خلیل انسپکٹر وقف جدید ربوہ

۲۔ میرے والد صاحب کو دل کی بیماری ہے پچھلے ۵-۶ یوم سے طبیعت میں گھبراہٹ ہے اور بلڈ پریشر (BLOOD PRESSURE) گر گیا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (خاکسار محمد افضل بی ایس سی پسر ملک دوست محمد صاحب)
(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بیادنگر)

روسی انجینئر مئی کے پہلے ہفتہ میں کراچی پہنچیں گے

ایندھن اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کا بیان

راولپنڈی ۲۱ اپریل۔ تیل کی تلاش کا کام کرنے والے روسی انجینئر مئی کے پہلے ہفتے میں کراچی پہنچیں گے ان کے یہاں پہنچنے پر حکومت پاکستان ان سے انفرادی معاہدے کرے گی۔ تاکہ تیل کی تلاش کا پہلا مرحلہ شروع ہو سکے۔

یہ بات ایندھن اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے راولپنڈی کے ہوائی اڈہ پر کراچی روانہ ہونے سے پہلے بتائی۔

انہوں نے کہا تیل تلاش کرنے والا دوسرا فنی عملہ اور بھاری مشینری ۱۵ مئی کے آخر میں روس سے کراچی پہنچنا شروع ہو جائے گی۔

قدرتی گیس بھارت کو فروخت کرنے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بھٹو نے کہا کہ ایک پاکستانی وفد ۲۴ اپریل کو نئی دہلی روانہ ہو رہا ہے تاکہ بھارتی حکومت سے اس سلسلے میں بات چیت شروع کی جا سکے۔

انہوں نے کہا یہ وفد انڈین آئل کارپوریشن کے ساتھ بھی بات چیت کرے گا اور بھارت میں تیل کی تلاش کا کام کرنے والے ڈائریکٹوریٹ کے طریق کار کردگی کا مطالعہ کرے گا۔

جب مسٹر بھٹو سے معدنیاتی ترقی کے سلسلہ میں جاپانی امداد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ جاپانی اقتصادی مشن نے جو ان دنوں پاکستان کا دورہ کر رہا ہے مشرقی پاکستان میں تیل صاف کرنے کا کارخانہ قائم کرنے، سلہٹ اور چاٹگام کے درمیان پائپ لائن بچھانے، بجلی کے تھرمل پلانٹ لگانے اور تحت معدنیات کی تلاش کے کام میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ مسٹر بھٹو نے کہا کل صبح جب میری جاپانی اقتصادی مشن سے ملاقات ہوئی تو اس کے دوران ان امور پر بحث و تمحیص ہوئی تھی۔

ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر بھٹو نے بتایا کہ ۲۷ اپریل کو معدنیات کے بارے میں علی الصبح کو ایک کانفرنس کراچی میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں ملک میں معدنی وسائل کی تلاش کے سلسلہ میں مختلف منصوبوں کی موزونیت کا تعین کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کانفرنس اس کے علاوہ معدنیات کی تلاش کے ضمن میں ایک جامع پروگرام وضع کرے گی جو مختلف مراحل پر مشتمل ہوگا۔

مسٹر بھٹو کراچی میں جونا گڑھ کے نواب کی رسم دستار بندی میں شریک ہوں گے۔ اور ۲۴ اپریل کو واپس راولپنڈی پہنچ جائیں گے۔

لنڈن میں طلبہ کیلئے مزید رہائشی سہولتیں

لنڈن ۲۱ اپریل۔ دس سال کے عرصہ میں وکٹوریہ لیگ گولڈن جوبلی فنڈ کی رقم ۵ ۲ ہزار پونڈ ہو گئی ہے۔ وکٹوریہ لیگ اس فنڈ کی رقم کا ایک حصہ لنڈن ہوسٹل میں دولت مشترکہ کے ممالک کے طلبہ کے لئے مزید رہائشی سہولتیں مہیا کرنے کی ایک سکیم پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وکٹوریہ لیگ ۱۹۰۱ میں قائم ہوئی۔ اس کا مقصد دولت مشترکہ کے ممالک کے لوگوں میں باہمی رفاقت کے جذبہ کو فروغ دینا ہے [illegible] آجکل اپنی ڈائمنڈ جوبلی منا رہی ہے۔

چالیس لاکھ روپے کے زرمبادلہ کی بچت

لاہور ۲۱ اپریل۔ محکمہ آبپاشی مغربی پاکستان کے ورکشاپ واقع مغل پورہ میں چند برس کے دوران مختلف قسم کی مشینری اور پرزہ جات تیار کر کے چالیس لاکھ روپے کا زرمبادلہ بچایا گیا ہے۔ اس وقت ورکشاپ میں پچاس امدادی کشتیاں تیار کی جا رہی ہیں جو سیلاب کے دوران استعمال میں لائی جاتی ہیں ان میں سے پچیس کشتیاں تیار ہو چکی ہیں اور باقی پچیس عنقریب تیار ہو جائیں گی۔

لارڈ ہیوم سینٹو کے اجلاس میں شریک ہوں گے

لنڈن ۲۱ اپریل۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انقرہ میں ہونے والے سینٹو کے نویں اجلاس میں برطانیہ کی جانب سے وزیر خارجہ لارڈ ہیوم شرکت کریں گے۔ یہ اجلاس ۲۷ اپریل سے ۲۹ اپریل تک ہوگا۔

برطانوی وفد کے دوسرے ممبر ترکی میں برطانوی سفیر سر برنارڈ بروز محکمہ خارجہ کے اسسٹنٹ انڈر سیکرٹری مسٹر آر۔ ایس کراؤفرڈ اور سینٹو کا معاہدہ میں برطانیہ کے فوجی نمائندے ایئر مارشل سر پیٹرک فریڈ ہوں گے۔ توقع ہے کہ اس اجلاس میں سینٹو کے علاقہ میں ہونے والے تعمیری کاموں کا جائزہ لیا جائے گا۔

حکومت جاپان صرف بڑی صنعتوں کے لئے پاکستان کو طویل میعاد کا قرضہ دے گی

جاپانی امداد کی نوعیت اور وسعت کا فیصلہ واشنگٹن کانفرنس میں کیا جائیگا

لاہور ۲۱ اپریل جاپان کے اقتصادی وفد کے قائد مسٹر کے نیوا نے کل سہ پہر صوبائی دارالحکومت میں مقامی صنعت کاروں کو بتایا کہ حکومت جاپان پاکستان میں صرف بڑی صنعتوں کے قیام کیلئے طویل المیعاد قرضہ دے گی

آپ نے کہا کہ ہماری حکومت نے ہمیں اس مقصد کے لئے یہاں بھیجا ہے۔ چنانچہ ہم نے گذشتہ چند دن میں متعلقہ سرکاری حکام سے تبادلہ خیالات کر کے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ کے پانچ سالہ منصوبہ میں کونسی بڑی صنعتیں ہماری توجہ کی مستحق ہیں اور ان کے لئے کتنا قرضہ درکار ہے

مسٹر نیوا اور ان کے رفقاء راولپنڈی سے بذریعہ ہوائی جہاز کل دوپہر لاہور پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر محکمہ صنعت کے سیکرٹری مسٹر امان اللہ نیازی۔ محکمہ صنعت کے ڈائرکٹر مسٹر عاشق مزاری اور دوسرے متعلقہ حکام نے ان کا خیر مقدم کیا۔ پروگرام کے مطابق وفد کے ارکان آج صبح سکرٹریٹ میں متعلقہ صوبائی حکام سے بات چیت کر کے مغربی پاکستان کی صنعتی ضروریات کا مزید جائزہ لے رہے ہیں۔ آج بعد دوپہر وہ بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہونگے۔ وفد کے قائد مسٹر نیوا جاپان کے مشہور صنعت کار ہیں۔ ان کے پانچ رفقاء میں انجینئرز اور صنعت کار شامل ہیں۔

حکومت جاپان کے اس سرکاری وفد نے یہاں پہنچنے کے ڈیڑھ دو گھنٹے بعد بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ اور دوسرے تاریخی مقامات کی سیر کی۔ اور پھر سہ پہر کو لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے دفتر میں مقامی صنعتکاروں سے ملاقات کی۔ اس موقعہ پر مسٹر نیوا نے اپنی مختصر تقریر میں مزید بتایا کہ حکومت جاپان اپنی رپورٹ کے پیش نظر طے کریگی کہ آپ کے پانچ سالہ منصوبہ کی تکمیل کے سلسلہ میں کس نوعیت کی اور کتنی مدد دی جا سکے گی ۔۔۔۔۔۔۔ اس سلسلہ میں قطعی فیصلہ کا اعلان واشنگٹن میں عالمی بنک کی آئندہ کانفرنس کے موقعہ پر کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ ہم پرائیویٹ صنعت کاروں کو قرضہ دینے کی بات چیت کرنے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ ہم یہاں اپنی حکومت کے نمائندوں کی حیثیت سے آئے ہیں۔

مسٹر نیوا اپنے رفقاء کے ہمراہ قبل ازیں جب راولپنڈی سے لاہور پہنچے تو آپ نے ہوائی اڈہ پر مقامی اخبارات کے نمائندوں سے انٹرویو کے دوران بھی اپنے متذکرہ مقصد کی وضاحت کی۔ اور امید ظاہر کی کہ حکومت جاپان جن بڑی صنعتوں کے لئے قرضہ دے گی۔ ان میں فولاد کی صنعت بھی شامل ہوگی۔ آپ نے کہا کہ جاپان کے پرائیویٹ صنعتکار اگر چاہیں تو یہاں کے صنعت کاروں سے مل کر سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ آج کل اپنی متعدد میں بہت مصروف ہیں اور شائد وہ اس تجویز کو فی الحال زیادہ قابل توجہ نہ سمجھیں۔

آپ نے کہا کہ گذشتہ چند دن میں حکومت پاکستان کے پانچ سالہ منصوبہ کے بارے میں متعلقہ حکام سے جو تبادلہ خیالات ہوا ہے اس کی بناء پر ہم نے یہ تاثر لیا ہے کہ یہ منصوبہ حقیقت پسندانہ ہے اور حکومت جاپان کو اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کی امداد کرنی چاہیئے۔ چنانچہ ہم اس مقصد کے لئے اپنی حکومت کو بہت اچھی رپورٹ پیش کرینگے

درخواست دعا

خاکسار کو کافی دنوں سے بھگندر کی شکایت تھی جس کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپریشن ہوا ہے اپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

(محمود احمد کارکن دفتر انصار اللہ مرکزیہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹینڈر زیردستخطی کو ۲۹ر اپریل ۱۹۶۱ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک مطلوب ہیں۔ ٹینڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں۔ یہ فارم زیردستخطی کے دفتر سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک اور دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی سے ۲۷ر اپریل ۱۹۶۱ء تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے مل سکتا ہے۔ یہ ٹینڈر ۲۹ر اپریل ۱۹۶۱ء کو ساڑھے بارہ بجے دن بر سرِعام کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	تخمینہ مقدار برائے انسپکٹر آف ورکس: وزیرآباد بمقام وزیرآباد	تخمینہ مقدار برائے انسپکٹر آف ورکس: لائلپور بمقام لائل پور	زرِبیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	تکمیل کی مدت
۱۔ موٹی ریت	۲۰۰۰۰ مکعب فٹ	۲۰۰۰۰ مکعب فٹ	۱۰۰۰ روپے	تین ماہ
۲۔ شنگل ½ تا ¾"	۲۰۰۰ "	۲۰۰۰۰ "		

۲۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں انہیں اپنے ٹینڈروں کے ساتھ اپنی مالی حالت اور اس فراہمی کے لئے اپنی اہلیت کے ثبوت میں اصلی یا مصدقہ نقول اسناد پیش کرنی ہوں گی۔

۳۔ تفصیل شرائط و کوائف نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس اور پی۔ ڈبلیو۔ آر ورکس ہینڈ بک زیردستخطی کے دفتر میں دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی میں کسی بھی کام کے دن دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ کم از کم یا کسی بھی ٹینڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ ٹھیکیداروں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ ۲۹ر اپریل ۱۹۶۱ء سے پہلے زرِبیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی۔ ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو فیصد ریٹ پورے روپوں میں درج کرنے چاہئیں۔ کسر والے نرخ مسترد کر دئے جائیں گے۔

۴۔ پرسنٹیج ریٹ میں تمام اخراجات شامل ہونے چاہئیں اور یہ فراہمی انسپکٹر آف ورکس وزیرآباد اور لائلپور کے گودام متصل ریلوے سٹیڈنگ میں پکی لگائی ہوئی قبول کی جائے گی۔ اگر مال کی ترسیل کے لئے ویگنوں کی ضرورت پیش آئے تو اس کا انتظام خود ٹھیکیدار ہی کو کرنا ہوگا۔ ویگنوں کی عدم موجودگی یا تاخیر سے ملنے کے باعث اگر مال کی فراہمی میں دیر ہوگی تو اس کی ذمہ واری ریلوے پر عائد نہیں ہوگی۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

زیردستخطی کو درج ذیل کاموں کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس کی بنیاد پر فیصد شرح کے سربمہر ٹینڈر مجوزہ فارموں پر جو ۶۱/۴/۲۹ کو ساڑھے گیارہ بجے دن تک دفتر ہذا سے بادائیگی ایک روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں اسی دن ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک وصول کریگا۔ یہ ٹینڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے بر سرِعام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت بشمول شرح فیصد	زرِبیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	میعاد تکمیل
۱۔	وزیرآباد میں واشنگ لائنز کی مرمت	۱۶۰۰۰/۰ روپے	۵۰۰/- روپے	۱½ ماہ

۲۔ وہی ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں شامل ہیں ٹینڈر دے سکتے ہیں۔ ایسے ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں شامل نہیں ہیں وہ کاغذات اندراج یعنی اپنی مالی پوزیشن اور تجربہ کے بارے میں سرٹیفکیٹ لا کر اپنے نام ۶۱/۴/۲۹ سے قبل درج کرالیں۔

۳۔ تفصیل کوائف و شرائط، نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس اور پلان زیردستخطی کے دفتر میں کام کے کسی بھی دن دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹینڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے۔ ٹھیکیداروں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ زرِبیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ۶۱/۴/۲۹ سے قبل جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو فیصد شرح پورے پورے ہندسوں میں درج کرنی چاہئیے۔ کسر والے ریٹ مسترد کئے جا سکتے ہیں۔

۴۔ ٹینڈر دہندوں کو فی صد شرح کے نرخ پوری لیبر اور میٹریل کے لئے درج کرنے چاہئیں اور جگہ کا معائنہ کر کے اصل کام کی بابت خود کو مطمئن کر لینا چاہئیے۔ جگہ دکھانے کا انتظام اے ای این ہیڈ وزیرآباد یا آئی او ڈبلیو وزیرآباد کریں گے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

مغربی بنگال میں ٹرین کے حادثہ میں ۲۳ ہلاک ۷۷ مجروح

مجروحین میں سے اٹھائیس کی حالت نازک ہے!

نئی دہلی ۲۲۔ اپریل۔ مغربی بنگال کے ریلوے سٹیشن سیلگوری کے نزدیک گزشتہ شب ریل کا ایک حادثہ ہوا، جس میں ۲۳ آدمی ہلاک اور ۷۷ مجروح ہوئے۔

مجروحین میں سے اٹھائیس کی حالت نازک ہے ریلوں کے نائب وزیر نے کل لوک سبھا میں بتایا کہ یہ حادثہ نارتھ بنگال ایکسپریس کو اس وقت پیش آیا جب سیوک اور گلا ریلوے سٹیشنوں کے درمیان گاڑی کا انجن اور سات بوگیاں پٹڑی سے اتر کر الٹ گئیں۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

لیڈر

(بقیہ ص۲)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب قرآن کریم میں "مذہب" کا لفظ تک نہیں آیا تو آپ "مذہب" کو "الدین" کے مقابلہ میں ایک مختلف چیز کس طرح بیان کرتے ہیں اور جو تعریف آپ نے مذہب کی کی ہے اس کو درست ماننے کے لئے کیا دلیل قرآنی آپ کے پاس ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ لفظ "مذہب" کے ہرگز وہ معنی نہیں ہیں جو پرویز صاحب اور ودود صاحب بھی اس لفظ کو اپنی طرف سے پہناتے ہیں۔ لفظ "مذہب" خواہ الدین کا مترادف ہو یا نہ ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان لوگوں نے جو مذہب اور دین میں تفریق کی ہے وہ خود ساختہ ہے جس چیز کو وہ "مذہب" کے معنی سمجھ رہے ہیں اس کے لئے قرآن کریم میں لفظ "رہبانیت" استعمال ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں بھی آیا ہے لا رھبانیۃ فی الاسلام اس طرح البتہ الدین کے مقابلہ میں لفظ "رہبانیۃ" استعمال ہو سکتا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ مذہب کو صرف پرائیویٹ چیز سمجھنا رہبانیت کا طریق ہے۔

پھر "الدین" کی جو تشریح پرویز صاحب نے کی ہے وہ بھی غلط ہے۔ اسلام صرف اجتماعی زندگی کی نگرانی نہیں کرتا بلکہ انفرادی زندگی کی بھی نگرانی کرتا ہے۔ اور پرائیویٹ اور پبلک دونوں قسم کی زندگیوں کے لئے احکام خداوندی دیتا ہے اور اس کی صحیح تعریف وہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے جو ہم نے اوپر درج کر دی ہے۔ اس سے بھی ہر کوئی اندازہ لگا سکتا ہے کہ ایک خود ساختہ مصلح میں جو در اصل لوگوں کی اصلاح اسلام کے مطابق نہیں بلکہ اپنے خیالات سے خود اسلام کی اصلاح چاہتا ہے اور مصلح ربانی میں جس کو اللہ تعالیٰ احیاء و تجدید کے لئے مبعوث کرتا ہے۔ کیا فرق ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴